Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

ZIYARAT · IMAM HUSAIN (A)

Etiquettes of Ziyarat

زیارت کے آداب

Certain acts to be performed Before Journey (https://fzic.org/library/ziyarat/before-journey-1667)

اعمال سفر سے پہلے (https://fzic.org/library/ziyarat/before-journey-1667)

When you start your journey, you may repeat statements of glorification of Almighty Allah and invocations of His blessings upon the Holy Prophet and his Household. You may also walk with gravity and tranquility. It is narrated that Almighty Allah creates from each drop of sweat that pours from the pilgrims of Imam Husain's tomb 70000 angels to glorify Him and implore His forgiveness for the pilgrims of Imam Husain's tomb up to the Hour of Resurrection.

گھر سے جب نکلو تو خدائے تعالیٰ کی ثنا حضرت رسولؐ اور ان کی آلؑ پر درود پڑھتے ہوئے بڑے وقار اور آہستگی سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے چلے۔ ایک روایت میں ہے: حق تعالیٰ امام حسینؑ کے زائر کے پسینے کے ہر قطرے سے ستر ہزار فرشتے پیدا فرماتا ہے جو خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور خود اس شخص کے لئے اور ہر زائر کے لئے قیامت تک استغفار کرتے رہتے ہیں۔

Imam Sadiq (a) is reported to have said, "When you visit the tomb of Imam Husain (a), you may visit him while you are sad, grieved, shaggy, covered with dust, hungry, and thirsty. This is because Imam Husain (a) was slain while he was sad, grieved, shaggy, covered with dust, hungry, and thirsty. You may ask him to grant you your requests and then leave without residing there."

حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہوئی ہے: جب حضرت امام حسینؑ کی زیارت کے لیے جائے تو اس کے سر کے بال الجھے ہوئے اور گرد آلود ہوں اور زائر بھوکا پیاسا ہو کہ حضرتؑ اسی حالت میں شہید کیے گئے تھے، وہاں اپنی حاجات طلب کرے پھر اپنے گھر لوٹ آئے اور کربلا کو اپنا وطن نہ بنائے۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

During the journey to Imam Husain's tomb, a pilgrim must not carry with him delicious and palatable food, such as roasted meat and sweets; rather, a pilgrim must feed on bread and yoghurt. In this respect, Imam Sadiq (a) is reported to have said, "I have been informed that some people, on their way to visiting the tomb of Husain, carry with them luggage full of meat of young goats, sweets, and the like palatable food; but if they visited the tombs of their fathers and dear ones, they would never carry with them such food!"

زیارت پر جاتے ہوئے لذیذ غذائیں جیسے حلوہ اور بریانی کو اپنا زادِ راہ (سامانِ سفر) نہ بنائے بلکہ روٹی دودھ اور دہی وغیرہ کو اپنی غذا قرار دے۔ امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں سن رہا ہوں کہ بعض لوگ امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں جو اپنے ساتھ ایسی غذا رکھتے ہیں جس میں بکرے کی بھنی ہوئی ران اور حلوہ ہوتا ہے حالانکہ یہی لوگ جب باپ یا رشتے داروں کی قبروں پر جاتے ہیں تو ایسی غذائیں ساتھ نہیں لے جاتے۔

According to another considerably reported narration, Imam Sadiq (a) said to al-Mufazzal ibn 'Umar, "To visit is better than not to visit; and not to visit is better than to visit." "You have broken my back (i.e this is so ambiguous that I will never understand)!" said al-Mufazzal. The Imam (a) explained, "When you visit the graves of your fathers, you visit them while you are in a miserable, depressed mood! But when you visit the tomb of Husain (a), you visit it as if you are on a picnic! No, this is not acceptable unless you visit his tomb while you are unkempt and covered with dust."

ایک اور معتبر روایت میں ہے کہ امام صادقؑ نے مفضل ابن عمر سے فرمایا: بعض اوقات حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے اور بعض اوقات زیارت نہ کرنا زیارت کرنے سے بہتر ہوتا ہے مفضل کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: حضور آپ نے میری کمر توڑ دی ہے! آپ نے فرمایا کہ قسم بخدا! اگر تم اپنے باپ دادا کی قبروں پر جاتے ہو تو حالتِ رنج و غم میں جاتے ہو اور امام مظلوم کے مزار پر جاتے وقت اپنے ہمراہ بہترین غذائیں لے کر جاتے ہو! حالانکہ تمہیں وہاں پریشان حال اور خاک آلود حالت میں جانا چاہیے۔

Free to read, copy and share

The rich and businessmen are the worthiest of observing this instruction during their pilgrimages to the holy tomb of Imam Husain (a). Hence, when their associates who live in the towns lying on their way to Karbala invite them to banquets, they must refuse; and when they fill their luggage with palatable food, they must also refuse and say, 'We are on our way to visit Karbala' and it is unsuitable for us to have such food.'

مؤلف کہتے ہیں: مال دار آدمی کے لئے کس قدر مناسب ہے کہ اس حدیث کا مطالعہ کرے اور کربلا جاتے وقت راستے میں جب اس کے احباب اس کی دعوت کریں اور عمدہ غذائیں اس کے سامنے رکھیں تو اس کو قبول نہیں کرنا چاہیے اور کہنا چاہیے کہ ہم تو کربلا کے مسافر ہیں اس طرح کی غذائیں ہمارے لئے مناسب نہیں ہیں۔

Shaykh Kulayni has reported that after Imam Husain (a) had been slain, his wife from the tribe of Kalb held a funeral ceremony in which women and servants wept so heavily that their tears dried up. She was gifted a grilled grouse to help her mourn the Imam (a). But she refused to take it and said, "We are not in a wedding party! We have nothing to do with this." She thus ordered to take it out of her house.

شیخ کلینیؒ نے روایت کی ہے: امام حسینؑ کی شہادت کے بعد آپ کی زوجۂ محترمہ کلبیہ نے آپ کا ماتم بپا کیا۔ وہ خود بھی روئیں اور دیگر عورتوں اور خدمت گزاروں کو بھی رلایا یہاں تک کہ ان کے آنسو خشک ہو گئے۔ ایک دفعہ کسی نے ان بی بی کے لئے جونی (مرغِ قطا) نام کا ایک حلال پرندہ بھیجا تا کہ وہ اسے کھائیں تو ان کے جسم میں اتنی طاقت آجائے کہ وہ امام حسینؑ کو روسکیں جب انہوں نے اس پرندے کو دیکھا تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ یہ ہدیہ ہے جو فلاں شخص نے آپ کے لئے بھیجا ہے کہ آپ اسے کھائیں اور اس سے آپ کے بدن میں امام حسینؑ کو رونے کی طاقت آ جائے تو ان بی بی نے فرمایا: ہم کسی شادی میں مشغول نہیں ہیں کہ اس طرح کے کھانے کھائیں۔ پھر بی بی نے حکم دیا کہ اس پرندے کو یہاں سے لے جائیں۔

Among the advisable matters to be considered in journeys to the holy tomb of Imam Husain (a) is that a pilgrim should show modesty, humility, and meekness and walk like subservient slaves. Hence, those who have modern vehicles, which move in high speeds... etc. are advised to avoid arrogance and vanity and to stop strutting before the other pilgrims who might suffer troubles and difficulties on their way to Karbala'; therefore, they are advised not to glance sideways at these people.

سفرِ زیارت کے دوران مستحب ہے کہ انسان عاجزی، انکساری، خضوع، خشوع اور ذلیل غلام کی طرح راستہ طے کرے۔ پس آج کل جو لوگ جدید ذرائع جیسے ریل گاڑی اور ہوائی جہاز میں سوار ہو کر جاتے ہیں انہیں بطور خاص یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ دوسرے زائرین پر اپنی بڑائی نہ جتائیں جو بڑی مشقتوں کے ساتھ کربلائے معلیٰ پہنچتے ہیں۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

Scholars have narrated that the People of the Cave (ie. the Seven Sleepers of Ephesus) were among the retinue of Decius (the Roman emperor), but when they were included with Almighty Allah's mercy, they recognized Him with their minds. Therefore, they began to amend their affairs through practicing monasticism, seclusion, and resort to a cave where they worshipped Him. So, they rode on their horses and left the city. When they walked for three miles, one of them; namely, Malchus, said to them, "O brothers! The submission of the Hereafter has come and the kingdom of the worldly life has gone. So, ride off your horses and walk on your feet." To explain, he advised them to ride off the horses and walk in the way of Allah on their foot hoping that the Lord would cover them with His compassion and mercy and make for them a relief. These great and reverent persons rode off their horses and walked on feet for seven parasangs on that day until blood shed from their feet.

علماء کرام نے اصحابِ کہف کے حالات میں نقل کیا ہے کہ وہ دقیانوس کے ہم نشین اور وزیر تھے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شاملِ حال ہوئی تو وہ عبادتِ الٰہی اور اصلاحِ نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی بہتری اسی میں دیکھی کہ لوگوں سے کنارہ کشی کر کے ایک غار میں پناہ لیں اور وہاں خدا کی عبادت کیا کریں۔ پس وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر شہر سے نکل پڑے اور جب تین میل کا فاصلہ طے کر چکے تو ان میں سے ایک جس کا نام تملیخا تھا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: اے میرے بھائیو! دنیا کی بادشاہی چلی گئی اور آخرت کی منزل آگئی ہے اب اپنے گھوڑوں سے اترو اور پاپیادہ اللہ کے حضور چلو، شاید کہ تم پر رحم فرمائے اور تمہاری کشادگی کی راہ نکالے۔ تب وہ گھوڑوں سے اترے اور سات فرسخ (۲۵ میل) پیدل سفر کیا جس سے ان کے پاؤں زخمی ہو گئے اور ان سے خون بہنے لگا۔

The point is that a pilgrim to the holy shrine of Imam Husain (a) is advised to pay attention to this matter and to know that modesty in journeys, when intended for Almighty Allah, is in fact sublimity and elevation. About the etiquettes of visiting the holy tomb of Imam Husain (a), Imam Sadiq (a) is reported to have said, "Whoever comes to the tomb of Husain (a) walking, Almighty Allah will record for him one thousand rewards, erase one thousand of his evildoings, and raise him one thousand ranks for each step he walks. So, when you reach the river Euphrates, you may wash yourself, take off your shoes, and walk barefoot like a subservient slave."

اسی طرح امام حسینؑ کے زائرین کو بھی اس امر کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔ وہ اس بات کو سمجھیں کہ وہ اس راستے میں جس قدر تواضع اور انکساری اختیار کریں گے وہ ان کی بلندی کا سبب ہوگی۔ چنانچہ امام حسینؑ کی زیارت کے آداب کے بارے میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے: جو شخص امام مظلوم کی زیارت کرنے پیدل جائے تو خدا تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک ہزار نیکیاں لکھے گا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دے گا اور جنت میں اس کے ایک ہزار درجے بلند فرمائے گا جب زائر نہرِ فرات پر پہنچے تو وہاں غسل کرے اور جوتے اٹھائے ننگے پاؤں ایک ذلیل غلام کی طرح حرم مطہر کی طرف روانہ ہو۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

A pilgrim to Imam Husain's tomb is advised to make all possible efforts to help the walking pilgrims who seem to be tired and exhausted, through taking care of their affairs and carrying them to a rest house where they can have some rest. To belittle such poor pilgrims and to refrain from lending them a hand are strongly discommended matters.

اگر راستے میں دیکھے کہ امام حسینؑ کے زائر تھکے ہوئے ہیں اور دوسروں سے پیچھے رہ گئے ہیں تو جہاں تک ہو سکے ان کی مدد و خدمت کرے اور ان کو کسی منزل پر پہنچانے کی کوشش کرے، یاد رہے کہ نہ ان کو کمتر سمجھے اور نہ ہی ان کو نظر انداز کرے۔

Through a valid chain of authority, Kulayni has reported Abu-Harun as saying: One day, we were in the presence of Imam Sadiq (a) who, reproaching us, said, "Why are you belittling us?" A man from Khurasan stood up and said, "We do seek Allah's protection against belittling you or any item of your affairs!" The Imam (a) answered, "Yes, you have been one of those who belittled and insulted me!" The man said, "I seek Allah's protection against being so!" The Imam (a) explained, "Woe to you! Have you not heard so-and-so calling at you when we were close to al-Juhfah? He begged you to make him ride with you on your riding-animal even for a short distance, because he was too tired to walk any longer. Nevertheless, you did not even turn your face towards him; rather, you belittled him. Hence, whoever humiliates a faithful believer will have humiliated us and violated Allah's sanctities."

شیخ کلینیؒ نے معتبر سند کے ساتھ ہارون سے روایت کی ہے: میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے وہاں بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہمارا استخفاف یعنی ہم سے بے پروائی کرتے ہو؟! ان میں سے ایک آدمی جو خراسان کا رہنے والا تھا کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ آپ کا یا آپ کے حکم کا استخفاف کریں یعنی اسے حقیر سمجھیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں تم بھی انہی لوگوں میں سے ہو جنہوں نے میری پرواہ نہیں کی اور بے توجہی برتی، اس نے کہا: میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ آپ کو کمتر سمجھوں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا برا ہو کیا وہ تم نہیں تھے کہ جب ہم جحفہ کے قریب پہنچے تو ایک شخص نے تم سے کہا: مجھے تھوڑی دور تک اپنی سواری پر لئے چلو کیوں کہ میں تھک گیا ہوں۔ لیکن تم نے اس کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھا اس کی کچھ پروانہ کی اور آگے نکل آئے۔ لہذا جو آدمی کسی مومن کو پست سمجھے وہ ہمیں ذلیل و خوار کرتا ہے اور خدائے تعالیٰ کے احترام کو ضائع و برباد کرتا ہے۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

Muhammad ibn Muslim, the lofty and trustworthy companion of the Imam, has reported that he asked Imam Muhammad Baqir (a), “When we go on a journey for visiting your father, are we not on a ritual pilgrimage (ie. hajj)?” The Imam (a) answered, “Yes, we are.” Muhammad asked, “Are we required to do whatever we do when we are on ritual pilgrimage?” The Imam (a) said, “You are required to commit yourself to excellent company with those who accompany you. You are required to speak as little as possible except when you utter good wording.

ثقہ جلیل محمد ابن مسلم سے روایت ہے : میں نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کیا : جب ہم آپ کے جد بزرگوار امام حسینؑ کی زیارت کو جائیں تو کیا یہ حج پر جانے کے جیسا نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے ! میں نے عرض کی :تو پھر ہمارے لئے وہی امور ضروری ہیں جو حج کے سفر میں ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:ہاں تم پر لازم ہے کہ اپنے رفیقِ سفر کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اچھی بات اور ذکرِ الٰہی کے سوا کوئی بات نہ کرو، تمہارا لباس پاک و پاکیزہ ہونا چاہیے، زائر حرم میں جانے سے پہلے غسل کرے اور عاجزی و انکساری کے ساتھ چلے بہت زیادہ نمازیں پڑھے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر کثرت سے درود و سلام بھیجے۔

You are required to mention Almighty Allah as much as possible. You are required to keep your dress clean. You are required to bathe yourself before arriving at Ha’ir. You are required to be fearful of Almighty Allah, to offer as many prayers as possible, and to invoke Almighty Allah’s blessings upon the Holy Prophet and his Household. You are required to keep yourself away from whatever you are advised not to do. You are required to cast down your sight against whatever is forbidden for you to see and whatever is suspected. You are required to bestow charitably upon your needy brethren-in-faith when they are detached (of relatives or friends) and to give them the half of your expenditure.

اپنے آپ کو نامناسب و ناروا باتوں اور کاموں سے روکے، آنکھوں کو حرام اور شبہ والی چیزوں کی طرف سے بند رکھے، پریشان حال برادرِ مومن کے ساتھ احسان و نیکی کرے اور اگر کسی کے اخراجات کم پڑ گئے ہوں تو اس کی مالی امداد کرے اور اپنے اخراجات کی رقم خود اس پر تقسیم کر دے، تقیہ کرتا رہے کہ دین کی حفاظت تقیہ میں ہے جن چیزوں سے خدائے تعالیٰ نے روکا ہے ان سے بچتا رہے۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

You are required to adhere to taqiyyah (self-protection: the practice of concealing one's belief and foregoing ordinary religious duties when under threat of death or injury to oneself and one's brethren-in-faith), which is the basis of your religion, to forsake all deeds against which you have been warned, and to leave disputation with others, taking much oath, and engaging yourself in arguments that oblige you to swear. If you do all these required instructions, your obligatory and recommended pilgrimage will be perfect and you will have been qualified to receive forgiveness, mercy, and pleasure from the One Whom you sought what He has in possession through spending such money and leaving your family members.

قسم نہ کھائے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے کہ جس میں اسے قسم کھانی پڑے۔ اب اگر تم ان باتوں پر عمل کرو تو زیارتِ حسینؑ میں تمہیں حج و عمرہ کا ثواب حاصل ہو گا اور تم کو اس شخص کی طرف سے بھی ثواب ملے گا، جس کے لئے تم نے اپنا مال خرچ کیا اور اپنے اہل و عیال کو چھوڑ کر آئے ہو۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں اپنی رحمت و خوشنودی سے ہم کنار کر دے گا۔

According to the report of Abu-Hamzah Thumali, Imam Sadiq (a) said about the journey of visiting Imam Husain's tomb, "As soon as you arrive at Nineveh, you may reside there. As long as you reside there, you must not anoint your body, darken your eyes with kohl, or eat meat."

ابو حمزہ ثمالی نے امام جعفر صادقؑ سے زیارتِ امام حسینؑ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: زائر جب کربلائے معلیٰ پہنچے تو اپنا سامان اتار دے، تیل اور سرمہ نہ لگائے گوشت نہ کھائے جب تک وہاں رہے۔

Free to read, copy and share

It is recommended to bathe oneself with the water of River Euphrates. Many traditions have revealed the merits of doing so. For instance, Imam Sadiq (a) is reported to have said, “Whoever bathes himself with the water of the Euphrates and then comes to visit Imam Husain’s tomb, will be as free of sins as the day on which his mother gave birth to him, even if such sins were grand ones.” It is also reported that the Imam (a) was once asked, “It happens that it becomes impossible for us to bathe ourselves with the water of the Euphrates due to cold weather or other reasons. What should we do then?” The Imam (a) answered, “Whoever bathes himself with the water of the Euphrates and then visits Husain (a), will have uncountable rewards.”

فرات کے پانی سے غسل کرے کہ اس کی فضیلت میں بہت سی روایات آئی ہیں۔ اور امام جعفر صادقؑ کی ایک حدیث ہے: جو شخص فرات سے غسل کر کے امام حسینؑ کی زیارت کرے تو گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن گناہوں سے پاک تھا۔ اگرچہ گناہ کبیرہ بھی کئے ہوں۔ روایت میں ہے کہ آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا: اکثر اوقات ہم امام حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہیں لیکن سردی وغیرہ کے باعث غسل نہیں کر پاتے۔ تو آپ نے فرمایا: جو شخص آبِ فرات سے غسل کر کے امام حسینؑ کی زیارت کرے اس کے لئے اتنا ثواب لکھا جائے گا جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔

Bashir Dahhan has reported Imam Sadiq (a) as saying, “If one comes to the tomb of Husain ibn Ali (a) and performs ablution (wuzu) and bathes oneself with the water of River Euphrates, Almighty Allah will record for him the reward of one-time hajj and one-time Umrah with every step one makes.” Other traditions instruct that it is advised to come to the Euphrates and bathe oneself therein in front of Imam Husain’s tomb. According to other traditions, it is recommended to repeat each of the following statements 100 times “Allahu Akbar”, “La ilaaha illallah” and Salwaat as one arrives at River Euphrates.

بشیر دہان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کو جائے اور آبِ فرات سے غسل و وضو کر لے تو جتنے قدم اٹھا کر وہاں سے روضۂ مبارک پر جائے اور آئے گا خدائے تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لئے ایک حج و عمرہ کا ثواب لکھے گا۔ بعض روایتوں میں ہے: فرات کے اس حصے میں غسل کرے جو روضۂ امام حسینؑ کے مقابل ہے اور بہتر یہ ہے۔ جیسا کہ بعض روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے جب فرات پر پہنچے تو سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے۔

On the instruction of Imam Sadiq (a) to Yusuf al-Kunnasi, it is recommended to enter the courtyard of Imam Husain’s holy shrine from the eastern gate.

جب حائر یعنی روضۂ اقدس کے اندر داخل ہونا چاہے تو مشرق والے دروازے سے داخل ہو جیسا کہ امام جعفر صادقؑ نے یوسف کناسی کو یہ حکم دیا تھا۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

Ibn Qawlawayh has reported that Imam Sadiq (a) said to Mufazzal ibn Umar, “If you reach the tomb of Husain (a), you may stop at the gate of the courtyard and say the following sentences, for each sentence brings you a share of Almighty Allah’s mercy...“As salaamo alaika ya waaresa Aadam Safwatillah...”

ابن قولویہؒ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے مفضل ابن عمر کو کہا : اے مفضل ! جب تم امام حسینؑ کے روضۂ مبارک کے دروازہ پر پہنچو تو رک جاؤ اور یہ کلمات پڑھنا اگر تم نے یہ کلمات کہے تو ہر کلمے کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب ہوگی اور وہ کلمات یہ ہیں۔۔۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَۃِ اللہِ۔۔۔

Abu Sa’id Madaaini is reported to have said that he, once, came to Imam Sadiq (a) and asked, “May I go for visiting the tomb of Husain?” The Imam (a) answered, “Yes, you may. Go for visiting the tomb of Husain the son of Allah’s Messenger, the most immaculate of all the immaculate ones, the most infallible of all the infallible ones, and the most munificent of all those who act munificently. After you visit him, you may repeat the glorification words of the Commander of the Faithful (Amir al-Momeneen) 1000 times while you are at the head’s side and repeat the glorification words of the Luminous Lady (ie. Zahra) 1000 times while you are at the legs’ side. You may then offer a 2 rakat namaz in 1st rakat after Surah Fateha recite Surah Yaasin and in 2nd rakat after Surah Fateha recite Surah Rehmaan. If you do so, you will earn a great reward.”

ابو سعید مدائنی کہتے ہیں : میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا : آیا میں امام حسینؑ کی زیارت کرنے جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہمارے جد رسول اللہؐ کے فرزند کی زیارت کو جاؤ اور جب تم زیارت کرو تو آپ کے سرِ مبارک کی طرف ہزار مرتبہ تسبیح امیر المؤمنینؑ اور پاؤں کی طرف ہزار مرتبہ تسبیح سیدہ فاطمہؑ پڑھنا پھر ۲ رکعت نماز پڑھنا جس کی پہلی رکعت میں سورۂ یاسین اور دوسری رکعت میں سورۂ رحمٰن پڑھنا جب ایسا کروگے تو تمہارے لئے بہت عظیم اجر ہوگا۔

Free to read, copy and share

Fatima Zahra Imamia Centre
80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305

It is recommended to perform the obligatory prayers and offer the supererogatory prayers (nafilah) near the tomb of Imam Husain (a), because prayers at that place are admissible. Sayyid Ibn Tawus further says, “Try your best to perform all your obligatory prayers and offer all your supererogatory prayers inside the Ha’ir (ie. courtyard of Imam Husain’s holy shrine), because the reward of one obligatory prayer that is performed therein is equal to the reward of going on ritual pilgrimage (hajj) and the reward of offering a supererogatory prayer therein is equal to the reward of going on recommended pilgrimage (umrah).”

اپنی فریضہ و نافلہ نمازیں امام حسینؑ کے تعویذِ قبر کے قریب ادا کرے کہ وہاں نماز قبول ہوتی ہے۔ سید ابن طاؤسؒ نے فرمایا ہے: زائر کوشش کرے کہ حائر حسینی میں اس کی کوئی فریضہ اور نافلہ نماز ترک نہ ہو۔ کیوں کہ روایت میں ہے کہ قبرِ امام حسینؑ کے نزدیک فریضہ نماز کا ثواب حج کے برابر اور نافلہ کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

A previously mentioned tradition of Mufazzal ibn Umar has mentioned the numerous merits of offering prayers inside the holy shrine. According to another validly reported tradition, Imam Sadiq (a) is reported to have said, “The reward of a one-time hajj and a one-time ‘umrah is recorded for one who offers a two-unit or a four-unit prayer near the tomb of Imam Husain (a).” From these traditions, it becomes apparent that the prayer of visitation (salat al-ziyarah), or any other prayer, is preferably offered behind the holy tomb or subsequent to the side of the head. One who offers a prayer subsequent to the side of the head is advised to come back a little bit so as to avoid being adjacent to the holy tomb.

مؤلف کہتے ہیں: مفضل ابن عمر کی روایت میں حائر حسینی میں نماز کے لئے زیادہ ثواب ذکر ہو چکا ہے۔ معتبر روایت میں امام جعفر صادقؑ سے نقل ہوا ہے: جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کرے اور ان کے قرب و جوار میں دو یا چار رکعت نماز بجا لائے تو اس کے نامۂ اعمال میں حج و عمرہ کا ثواب لکھا جائے گا۔ روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز زیارت یا کوئی اور نماز آپ کی قبر مبارک کے پیچھے یا سرہانے کی طرف جہاں بھی ادا کرے بہت بہتر ہے، اگر سرہانے کی طرف نماز پڑھنا چاہے تو ذرا پیچھے ہٹ کر پڑھے کہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ ٹھیک قبر کے سامنے نہ ہو کہ اس صورت میں نماز باطل ہوجاتی ہے۔ جب کہ ہمارے بہت سے زائرین اس مسئلے سے آگاہ نہیں ہیں۔

Free to read, copy and share

According to another tradition that is reported by Abu-Hamzah Thumali, Imam Sadiq (a) has said, “You may offer 2 rakat namaz at the side of the head, reciting Surah Fateha and Surah Yaasin in the 1st rakat. In the 2nd rakat recite Surah Fateha and Surah Rehmaan. You may also offer a prayer behind the tomb; yet, to offer it at the side of the head is more preferable. When you accomplish the prayer, you may offer any other prayer, but the two-unit prayer of ziyarah, which must be offered whenever a tomb is visited.”

امام جعفر صادقؑ سے ابو حمزہ ثمالی روایت کرتے ہیں : حضرتؑ کے سر کی طرف دو رکعت نماز اس طرح بجا لائے کہ پہلی رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ یاسین اور دوسری رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ رحمٰن پڑھے اگر چاہے تو حضرتؑ کی قبر کے پیچھے بھی نماز پڑھ لے لیکن بالائے سر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ جب اس نماز سے فارغ ہو جائے تو پھر جو نماز چاہے، وہاں بجا لائے لیکن یہ دو رکعت نماز بجا لانا ضروری ہے ہر اس قبر کے پاس جس کی زیارت کر رہا ہے۔

Ibn Qawlawayh has reported Imam Baqir (a) as saying to someone, “What prevents you, whenever you have a need to be granted, from going to the tomb of Husain, offer a 4 rakat namaz therein, and then pray for the granting of your request? Verily, an obligatory prayer therein is equal in reward to ritual pilgrimage (hajj), while a supererogatory prayer is equal to a supererogatory pilgrimage (umrah).”

ابن قولویہؒ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اے فلاں ! جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو امام حسینؑ کی قبر مبارک کے نزدیک جا کر چار رکعت نماز بجا لاؤ، پھر اپنی حاجت طلب کرو، کیوں کہ وہاں فریضہ نماز کا پڑھنا حج کے برابر اور نافلہ نماز کا پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔

Free to read, copy and share

The lofty and great Shaykh Abul Qasim Ja'far ibn Qawlawayh Qummi, may Allah have mercy upon him, has reported Imam Sadiq (a) to have said, "When you visit Abu Abdullah Husain (a), you should keep silent except for good wording. The recording angels of days and nights present themselves before the angels of Imam Husain holy shrine to shake hands with them, but the angels of Imam Husain shrine cannot respond to their greetings because they are too busy weeping for Imam Husain to have a chance to respond to these angels. The angels of Imam Husain's shrine never stop weeping and wailing except at midday and at dawn. The recording angels therefore wait for these two times to come and talk to these angels and ask them about some matters related to the heavens. Thus, the angels of Imam Husain's shrine do not stop praying and weeping all the time between these two hours (of midday and dawn)."

شیخ اجلّ کامل ابو القاسم جعفر ابن قولویہ قمیؒ نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:جب امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جائے تو خیر اور بھلائی کے سوا کوئی کلام نہ کرے کیوں کہ رات دن ملائکۂ حفظہ(حفاظتی فرشتے) ان فرشتوں کے پاس آتے ہیں جو امام حسینؑ کے روضۂ اقدس پر مقیم ہیں وہ یہاں آکر ان مقیم فرشتوں سے مصافحہ کرتے ہیں لیکن یہ ان کو شدّتِ گریہ کی وجہ سے جواب نہیں دیتے اوروہ ہر وقت گریہ کرتے رہتے ہیں مگر زوالِ آفتاب اور طلوعِ فجر کے وقت خاموش ہوتے ہیں، لہذا ملائکۂ حفظہ ظہر کا انتظار کرتے ہیں اور طلوعِ فجر کے ظاہر ہونے تک انتظار کرتے ہیں اور ان دو اوقات میں ان سے کلام کرتے ہیں تاکہ یہ آسمانی معاملات کے متعلق گفتگو کر سکیں لیکن ان دو اوقات کے علاوہ قبر پر مقیم ملائکہ گفتگو نہیں کرتے اور گریہ اور دعا میں مشغول رہتے ہیں۔

Imam Sadiq (a) is also reported to have said, "Almighty Allah has appointed 4000 angels, with dusty hair and appearance like people of consolation ceremony, to weep around the tomb of Husain (a) from dawn to midday. After midday, they may ascend to the heavens to be substituted by the same number of other angels who weep from that time up to dawn." From this tradition and the like, which are numerous, we can understand that it is recommended to weep for Imam Husain (a) in his shrine. Actually, to weep for Imam Husain (a) must be held one of the advisable acts at his holy shrine, which is the center of expressing grief for him by his adherents and loyalists.

نیز حضرتؑ ہی سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ چار ہزار فرشتے روضۂ امام حسینؑ پر معین کرتا ہے کہ وہ صبح سے ظہر تک بال بکھرائے غبار آلود، مصیبت زدہ لوگوں کی طرح گریہ کرتے رہتے ہیں اور ظہر کے وقت دوسرے چار ہزار بھیجے جاتے ہیں جو اگلی صبح تک حضرتؑ پر روتے ہیں اور فرشتوں کے اس طرح بدل کر آنے جانے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس مضمون کی احادیث بہت زیادہ ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام حسینؑ کے حرم پاک میں آپ پر رونا بڑا پسندیدہ فعل ہے بلکہ اسے اس حرم کے اعمال میں شمار کیا جانا چاہیے۔ کیوں کہ یہ محبانِ اہل بیتؑ کے لئے رنج و غم کی جگہ اور مرثیہ پڑھنے کا مقام ہے۔

Free to read, copy and share

According to the report of Safwan from Imam Sadiq (a), one will never find the taste of food and drink if one knows about the earnest imprecation of the angels to Almighty Allah to curse the killers of Imam Ali Amir al-Momeneen and Imam Husain (a), the wailings of jinn for them, and the weeping and grief of the angels who surround the holy tomb of Imam Husain (a).

ایک حدیث میں صفوان نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملائکہ کا خدا کی بارگاہ میں اس طرح گریہ کرنا دراصل امیر المومنینؑ اور امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرنے کے برابر ہے، اسی طرح جنات کے نوحہ کرنے اور امام حسینؑ کی ضریح کے اردگرد موجود ملائکہ کے گریہ کرنے اور اس قدر غم زدہ حال میں ہونے کی حالت کو اگر کوئی شخص دیکھ لے تو وہ کھانا پینا اور سونا چھوڑ دے۔

Abdullah ibn Hammad Basri (ie. of Basrah) has reported that Imam Sadiq (a) asked him, “I have been informed that some people from the outskirt of Kufa, others from other places, and women came to wail over Imam Husain (a). Some of them recite (divine texts), others recount (the misfortunes of his martyrdom), others wail (over him), and others compose elegies on him. Is this true?” “Yes,” answered Abdullah, “this is true. I myself have witnessed some of that.”

عبد اللہ ابن حماد بصری نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ بعض اہلِ کوفہ اور دیگر مقامات کے لوگوں میں مرد و زن کی ایک تعداد ۱۵ شعبان کو قبرِ امام حسینؑ پر آکر بعض قرآن خوانی کرتے ہیں، بعض امام حسینؑ کی مصیبتوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان پر نوحہ و مرثیہ پڑھتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان ہو جاؤں! واقعاً ایسا ہی ہوتا ہے اور خود میں نے بھی ان چیزوں کو دیکھا ہے۔

The Imam (a) expressed, “All praise be to Allah Who has made some people visit, praise, and elegize us. He has also made some people criticize and find fault with these peoples for what they do. Verily, these are our enemies, be they our relatives or not.”

تو آپ نے فرمایا: حمد ہے ذات کردگار کے لئے کہ جس نے لوگوں میں ایسے افراد پیدا کیے ہیں جو ہمارے پاس آتے ہیں ہماری مدح کرتے ہیں اور ہم پر نوحہ کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں پر لعن طعن کرتے ہیں ان کے فعل کو برا سمجھتے ہیں اور اس پر انہیں ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ اسی حدیث کے آغاز میں فرمایا گیا ہے: ایسے افراد بھی ہیں جو امام حسینؑ کی زیارت کو جاتے ہیں اور ان پر روتے ہیں ان میں سے جو حضرتؑ کی زیارت کو نہیں جاتا وہ بھی ان کی مصیبتوں پر رنجیدہ ہوتا ہے اور جب آپ کو یاد کرتا ہے تو مارے غم کے اس کا دل جلتا ہے۔

Free to read, copy and share

However, the following statement has been quoted from the aforesaid tradition: “Everyone who visits him weeps for him. Everyone who could not visit him feels sad for him. Everyone who could not witness him burns regretfully. Everyone whose eyes fall on the grave of his son next to the side of his feet in a desert where there is neither relative nor close friend will definitely sympathize with him. He was deprived of his right; the apostates supported each other against him until they slew him, violated his rights, exposed his body to the beasts, prevented him from tasting the water of the Euphrates, which even dogs can have, and violated the right and instructions of Allah’s Messenger about his household and him.”

زیارت کو گیا ہوا شخص جب آپ کے فرزند کی قبر کو دیکھتا ہے جو آپ کی پائینتی میں واقع ہے تو وہ یاد کرتا ہے کہ آپ کا یہ فرزند صحرا میں پڑا ہے لوگوں نے ان کا حق غصب کیا اور چند کافر و مرتد افراد نے باہم مل کر ان کو شہید کر دیا اور انہیں دفن تک نہیں کیا فرات کا پانی ان پر بند کیا جب کہ جنگلی جانور اس سے سیراب ہوتے رہے اس طرح انہوں نے ان کے حق کو پامال کیا اور حضرت رسولؐ کے حق اور وصیت کو ضائع کیا جو آنحضرتؐ نے اپنے اہل بیتؑ کے لئے کی تھی (مدعا یہ ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو اہل بیتؑ کے حقوق کو پہچانتے ہیں اور نہ پہنچاننے والے بھی موجود ہیں)۔

Ibn Qawlawayh has also reported on the authority of Harith A’war that Imam Ali Amir al-Momeneen (a) predicted the martyrdom of his son, saying, “May my father and mother be ransoms for Husain who will be martyred in an area at the back of Kufa. By Allah (I swear), I see coming that all species of the beasts of deserts will extend their necks on his grave to weep for him all the night up to morning. When this will take place, beware of alienating him (by refraining from visiting his tomb).”

نیز ابن قولویہؒ نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: میرے ماں باپ قربان ہوں حضرت امام حسینؑ پر! جو پشتِ کوفہ میں شہید ہوں گے قسم بخدا! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ بیابان کے حیوان شام سے صبح تک ان کی قبر کے اردگرد جمع ہو کر ان پر گریہ کر رہے ہیں: فَاِذَا کَانَ کَذٰلِکَ فَاِیَّاکُمْ وَ الْجَفَاءَ۔ لہذا جب یہ صورت ہے تو تمہیں ان پر جفا نہ کرنا چاہیے۔

Printed from https://fzic.org/library/ziyarat/etiquettes-of-ziyarat-3125 — the devotional library of the Fatima Zahra Imamia Centre, 80 Downs Street, North Ipswich QLD 4305. Free to read, copy and share.